

افغانستان کی اسلامی تاریخ کے پیش رو صحابہ کرام

(عہد خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

The Pioneer Companions of the Holy prophet (SAWW) in the Islamic History of Afghanistan The era of Umar (RA)

* ڈاکٹر عباد الرحمن مختیار

** محمد ایاز

Abstract:

The era of caliphate was the golden era of Islam. In this era the boundaries of Islamic state spread far and wide. From the caliphate of Abubakkar saddique (Rz) Islamic conquest had started. At that time the Muslim armies reached Syria and Byzantine. But the first arrival of sahaba in Afghanistan was in the caliphate of Hazrat Umar (RZ). The torchbearer of Islam came here for the preaching of Islam and to lead these people and turn their lives according to Quran and Sunnah. Before the advent of Islam Afghanistan was the centre of Buddhist and other several faiths. Through the efforts of these companions of Muhammad (S.A.W) Islam got spread through the mountains and deserts of Afghanistan and all the Pathan tribes enter in the holy deen. In the following lines we will discuss thier efforts and journeys towards Afghanistan.

اسلامی جمہوریہ افغانستان تاریخی مدوجزر سے آشنا رہا ہے۔ دنیا کے مختلف اقوام نے ان کے اخلاقی اور ثقافتی اقدار کو تبدیل کرنا چاہا، لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ افغانستان کے باشندوں میں حقیقت پسندی کا مادہ ابتداء ہی سے موجود تھا، چنانچہ جب اسلامی تعلیمات سے مزین سپہ سالار اسلام کے چراغ روشن کرنے یہاں آئے تو افغانستان کے سرزمین میں اسلام کی حقیقت پسندانہ روایات بہت جلد بار آور ہوئے۔

* اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور

** ایم۔ فل، ریسرچ سکالر دیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی پشاور

ذیل میں ان چند ہستیوں کے بارے میں تذکرہ کیا جاتا ہے، جنہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی دیکر افغانستان کی لقمہ ووق کہساروں میں اسلامی تعلیمات اور روایات کو دوام بخشا۔
ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں اسلامی مملکت کی حدود بلاد روم اور شام تک پھیل گئیں۔ لیکن افغانستان (خراسان) میں صحابہ کرامؓ کی پہلی پیش قدمی عمر فاروقؓ کے دور میں احنف بن قیسؓ کی سرکردگی میں ہوئی۔

عہد عمر فاروقؓ:

نام عمر بن خطاب، قوم قریشی، بنو عدی، ابو حفص کنیت اور فاروق لقب، مکہ معظمہ میں 40ھ 584 میلادی کو پیدا ہوئے۔ نہایت شجاع اور بہادر تھے۔ 13ھ کو خلیفہ چنے گئے۔¹
عہد عمرؓ میں جن صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کی فتوحات اور جہادی سرگرمیوں کا مسکن افغانستان رہا ہے، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ربیع بن زیاد الحارثیؓ:

ربیع بن زیاد بن انس الحارثیؓ بنی ادیان کے امیر اور فاتح تھے۔ نبوت کا زمانہ پایا۔ بحرین کا والی بنایا گیا۔ عمرؓ کے زمانے میں مدینہ آئے اور عبد اللہ بن عامرؓ نے 29ھ میں سجستان کا والی بنایا۔ ربیع بن زیاد الحارثیؓ نے اپنے ہاتھوں سجستان فتح کیا۔ آپؓ نہایت نیک سیرت اور متقی انسان تھے۔ ایک دن عمرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ مجھے ایسے شخص کے بارے میں بتاؤ کہ جب وہ امیر ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ امیر نہیں ہے اور جب امیر نہ ہو تو امیر معلوم ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے مگر ربیع بن زیادؓ۔ عمرؓ نے فرمایا آپ لوگوں نے سچ کہا۔²

جب رتبیل نے کابل پر چڑھائی کر کے زابلستان* اور رنج** پر قبضہ کیا اور بست*** تک پہنچ گیا تو ربیع بن زیاد الحارثیؓ مقابلے کیلئے آئے اور بست میں مسل کے ساتھ لڑائی ہونے کے بعد اس کو وہاں سے بھگایا اور اس کا بیچھا کیا یہاں تک کہ ”رنج“ ہوتے ہوتے آگے چل کر بلاد ”داور“ بھی فتح کیا۔³
51ھ میں ربیع بن زیاد الحارثیؓ کو زیاد بن ابوسفیان نے خراسان کا والی بنایا۔⁴

ابو موسیٰ اشعریؓ نے اسے جنگ منادر واقع 17ھ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ معاویہؓ نے اسے سبستان کا حاکم بنایا۔ آپؓ نے ترکوں کو شکست دی۔ پھر معاویہؓ نے آپؓ کو سبستان سے معزول کر کے خراسان کا والی بنایا۔ آپؓ نے بلخ میں جہاد کیا۔

جب آپؓ کسی جہاد پر جاتے تو سواری کو پاس والی سواری سے آگے نہ لے جاتے اور نہ کسی کا گھٹنہ مس کرتے۔ ابن حبیبؒ نے کہا ہے کہ زیاد بن ابیہ (والی بصرہ) نے ربیع بن زیادؓ کو لکھا کہ امیر المؤمنین کا خط آیا ہے اور حکم دیا ہے کہ مال غنیمت سے سونا اور چاندی علیحدہ کر لو اور اس کے علاوہ باقی چیزوں کو تقسیم کر لو۔ اس کے بعد آپؓ نے خمس نکال کر باقی مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کیا۔ آپؓ نے دعا کی کہ اسے موت نصیب ہو چنانچہ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ آپؓ کی وفات ہوئی۔ یہ قول حکم بن عمرو الغفاریؓ کا ہے اور ابو عمرؒ نے لکھا ہے کہ جب آپؓ کو حجر بن عدی کے قتل ہونے کی خبر ملی تو آپؓ نے فرمایا، ”اے اللہ اگر ربیع کیلئے تیری یہاں کچھ بھلائی ہو تو اسے اٹھالیں“، چنانچہ 53ھ میں ربیع بن زیاد الحارثیؓ کا وصال ہو گیا۔⁵

عاصم بن عمرو التیمیؓ:

عاصم بن عمرو صحابی رسول ﷺ مشہور شعراء میں سے ہے جو قعقاع بن عمروؓ کے بھائی تھے۔ سیف نے فتوح میں لکھا ہے کہ سہیل بن عدیؓ کے ساتھ عاصم بن عمروؓ خراسان میں شریک جہاد ہوئے اور آپؓ کو سبستان کا پرچم دیا گیا تھا۔ عاصمؓ صحابی تھے۔ فتح عراق میں بھی حصہ لیا۔⁶

عاصم بن عمروؓ نے سبستان کا ارادہ کیا اور عبد اللہ بن عمیرؓ کو اس کے ساتھ کر دیا گیا۔ اہل سبستان مقابلے کیلئے بڑھے۔ عاصم بن عمروؓ نے انہیں شکست دے کر زرنج میں اس کا محاصرہ کیا۔ اہل سبستان نے صلح کا مطالبہ کیا اور صلح میں مسلمانوں کو زمین دینا چاہا۔ عاصم بن عمروؓ نے مصائب سے بچنے کی غرض سے زمین لینے سے احتراز کیا اور خراج کی وصولی پر اہل سبستان سے صلح کی کیونکہ سبستان کا علاقہ بہت بڑا تھا اور سرحدات بہت دور تھیں۔⁷

عاصم بن عمرو التیمیؓ 15ھ کو وفات پا گئے۔⁸

مجاہد بن مسعود السلمیؓ:

مجاہد بن مسعود بن ثعلبہ السلمیؓ صحابی ہیں۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے عمرؓ کے زمانے میں بصرے میں اپنا نائب مقرر کیا۔ اور کابل کے جہاد میں شریک ہوئے اور کابل کے امیر سے صلح کیا۔ فارس میں

اس کے ہاتھوں قلعہ ”الاصہند“ ابرویز فتح ہوا۔ صحیحین اور دوسری کتب حدیث میں آپؐ کے پانچ احادیث مذکور ہیں۔⁹

مجاشع بن مسعودؓ نے بصرے میں سکونت اختیار کی اور اپنے بھائی مجالد بن مسعودؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مجاشع بن مسعودؓ سے عبد الملک بن عمیرؓ، ابو عثمان النہدیؓ اور کلیب بن شہابؓ نے روایت کی ہے۔ مجاشع بن مسعودؓ نے عمرؓ کے زمانے میں ”توج“ پر چڑھائی کی اور محاصرہ کرنے کے بعد اسے فتح کیا۔ ابو یاسرؓ نے بروایت عبد اللہ بن احمدؓ کہا ہے کہ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ ہم سے ابو نصرؓ نے اس سے ابو معاویہؓ نے اس سے شیبانؓ نے اس سے یحییٰ بن ابو کثیرؓ نے اس سے یحییٰ بن اسحاقؓ نے اس نے مجاشع بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے بھتیجے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کو حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے، اس لیے اب بیعت صرف اسلام پر ہوگی۔¹⁰

دولابی کا قول ہے کہ مجاشعؓ نے بلاد ہند میں سے کابل پر جہاد کیا۔ اہل ”اصہند“ سے صلح کی۔ مجاشع بن مسعودؓ بت خانے میں داخل ہوئے اور ایک بت کی آنکھیں نکالنے لگے تو فرمایا کہ یہ اس لیے کر رہا ہوں تاکہ تم سمجھ لو کہ یہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔“

مدائنیؓ نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ عمرو بن معدیکربؓ نے ایک شخص کی ضمانت لی تھی جس کے سلسلے میں وہ مجاشع بن مسعودؓ کے پاس آئے اور مدد کی درخواست کی تو مجاشعؓ نے جواب دیا کہ اگر تم چاہو تو میں مال ادا کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو تمہارے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پھر اس کے حق میں فیصلہ فرمایا۔¹¹

آپؐ جنگ جمل میں عائشہؓ کے ساتھ دیتے ہوئے بنو سلیم کے امیر تھے۔ اسی جنگ میں شہید ہو گئے اور بصرہ میں قبیلہ بنی سدوس میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔¹²

عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعیؓ:

عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعیؓ صحابی ہے۔ فتح مکہ کے روز اسلام قبول کیا اور جنگ

حنین، تبوک اور طائف میں شرکت کی۔ علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے۔¹³

23ھ میں عمرؓ نے عبد اللہ بن بدیلؓ کو ابو موسیٰ اشعریؓ جو اصفہان اور قم کے مہم پر مامور تھے، کی

مدد کیلئے بھیجا۔ عبد اللہ بن بدیلؓ نے ”جی“ نامی قریہ فتح کیا اور یہاں کے باشندوں سے جزیرہ وصول کیا۔ بعد میں

کرمان آیا اور طبسین پہنچا۔ ”طبس“ اور ”کرین“ دو قلعے جو خراسان کے راستے پر واقع تھے، اور جو خراسان کے دروازے جانے جاتے تھے، پر پہنچ گیا اور ڈھیر سا مال عنیت وصول کیا۔ اہل طبس عمرؓ کے پاس آئے تو عمرؓ نے اس کے ساتھ 60 ہزار اور بقول بعض 75 ہزار پر صلح کی، اور ان کے لئے عہد نامہ لکھا۔¹⁴

پھر عبد اللہ بن بدیلؓ نے عمرؓ کے زمانے میں کرمان فتح کیا اور عمرؓ نے انہیں آگے بڑھنے سے روکا۔¹⁵ جب عبد اللہ بن بدیلؓ نے اصفہان پر چڑھائی کی تو اصفہان کا حکمران (فادوسفان) نے شہر سے جانا چاہا لیکن عبد اللہ بن بدیلؓ نے جانے نہ دیا۔ فادوسفان کے ساتھ تیس ہزار منتخب جنگجو تھے۔ فادوسفان نے عبد اللہ بن بدیلؓ سے کہا کہ دوسرے لوگوں کی جانیں ضائع نہیں کرتے آؤ تن تنہا لڑتے ہیں۔ عبد اللہ بن بدیلؓ اتنی جان بازی سے لڑے کہ فادوسفان اس کی شجاعت سے بہت متاثر ہوا اور کہا کہ میں ایسے شجاع اور عقلمند بہادر کو قتل نہیں کرتا، ہاں اس شرط پر شہر چھوڑتا ہوں کہ یہاں کے باشندے جزیہ دیں یا شہر سے چلے جائیں ان کی مرضی ہے۔ عبد اللہؓ نے شرط قبول کر کے شہر اس کے حوالہ کر دی۔¹⁶

عہد علیؓ میں حضرت معاویہؓ کی شدید مخالفت کی اور لوگوں کو کہا کہ علیؓ، معاویہؓ سے زیادہ مستحق ہیں۔ معاویہؓ لوگوں کے دلوں میں فساد پیدا کرتا ہے۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس شخص سے لڑو جس نے اس امر (خلافت) کے مستحق سے جھگڑا کیا ہے۔ علیؓ نے جنگ صفین میں آپؐ کو پیدل فوج کا کمانڈر بنایا۔¹⁷

عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء بن عبد العزی بن ربیعہ الخزاعی قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے۔ آپؐ رسول اللہ ﷺ کے رازدار بھی تھے۔ بڑے شان اور مرتبت والے تھے۔ شعی نے کہا ہے۔ کہ عبد اللہ بن بدیلؓ نے یوم صفین میں زرہ پہنا ہوا اور اس کے ہاتھوں میں دو تلواریں تھیں۔ بہت زور آور تھے اور بڑی دلیری اور شجاعت سے تلوار چلاتے تھے یہاں تک کہ معاویہؓ کے قریب پہنچے لیکن امیر معاویہؓ کے ساتھیوں نے پیچھے ہٹایا۔¹⁸ جنگ صفین کے موقع پر شہید ہو گئے۔¹⁹

حارث الذہلیؓ:

حارث بن حسان الذہلی البکری صحابی ہے، بہت شریف اور شجاع لوگوں میں سے ہیں۔ خراسان کے فتح میں احنف بن قیسؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔ یوم جمل میں حاضر ہوئے تھے۔ آپؐ کے ساتھ بکیر بن وائل کا جھنڈا تھا۔ اسی دن آپؐ اور آپؐ کے خاندان کے پانچ لوگ قتل کیے گئے۔²⁰

انہیں ابن یزید بھی کہا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام حدیث میں تصغیر کے ساتھ ہے۔ ترمذی، نسائی اور دوسری احادیث میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک وفد کے ساتھ آئے تھے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن العاصؓ کو غزوہ سلاسل کیلئے بھیجا اس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے تھے اور جب احنف بن قیسؓ نے خراسان فتح کیا تو اسے سرخس* بھیجا۔

21

آپؐ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے ملنے کیلئے نکلے، مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک سیاہ جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اچانک بلالؓ تلوار لٹکائے ہوئے سامنے آئے میں نے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن العاصؓ کو لشکر دے کر کہیں بھیج رہے ہیں۔²²

حکم بن عمرو الثعالبیؓ:

حکم بن عمرو الثعالبیؓ عرب کے مشہور قبیلہ بنو تغلب سے تعلق رکھتے تھے۔ عمرؓ نے 17ھ میں حکمؓ کو مکران کا والی مقرر کیا تھا۔ 23ھ میں حکم بن عمروؓ نے پورے مکران پر قبضہ کیا۔ مکران کے والی (راسل) نے مسلمانوں کے خلاف صف بندی کی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مکران پر قبضہ کر لیا۔ حکم بن عمروؓ کے ساتھ، شہاب بن مخرق، سہیل بن عدی اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبانؓ شامل تھے۔ یہ لوگ دوین النہر پہنچے اور اہل مکران بھی نہر کے کنارے پر تھے، انہوں نے سندھ کے بادشاہ سے امداد طلب کی۔ بادشاہ سندھ نے ایک لشکر کثیر سے اس کی مدد کی۔ مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ ہوا تو مسلمان غالب آئے۔ اسی معرکہ میں اہل سندھ کے بہت زیادہ آدمی مارے گئے۔ عمرؓ کو حکم بن عمرو الثعالبیؓ کے ہاتھوں فتح کی بشارت بھیجی گئی۔ عمرؓ نے حکم بن عمرو الثعالبیؓ سے مکران کے حالات پوچھے تو حکم بن عمرو الثعالبیؓ نے کہا۔

"سہلہا جبل، وماؤھا وشل، وتمرھا دقل، وعدوھا بطل، لا یغزوھا جیش ما غربت

شمس أو طلعت"

امیر المؤمنین "وہاں کے میدان کی نرم زمین بھی پہاڑ جیسی ہے۔ پانی کھارا ہے۔ کچھور خشک

ہے۔ دشمن بہادر ہے۔ یعنی ان لوگوں سے جنگ کرنا مشکل ہے۔²³

صحار بن عیاش او (عباس) العبدیؓ:

صحار بن العباس العبدیؓ بنی مرہ بنی ظفر بن دلیل سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابو عبد الرحمن تھا جو نبی کریم ﷺ کے پاس وفد عبد القیس میں آئے تھے۔ خلدہ بنت طلق سے مروی ہے کہ صحار عبد القیس میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس شراب کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جو ہم اپنے پھلوں سے بناتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیرا۔ انہوں نے تین بار یہی پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد پوچھا کہ نشے کے بارے میں کون پوچھ رہا تھا۔ تم مجھ سے نشے والے چیز کے بارے میں پوچھتے ہو تو نہ تم خود نشے والی چیز پیو اور نہ اپنے بھائی کو پلاؤ۔ فرمایا ”قسم ہے! اس ذات کی جس کے قبضے میں رسول اللہ ﷺ کی جان ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اس نشے کی لذت کو خاص کرنے کیلئے پیئے اور پھر وہ اسے قیامت کے دن شراب پلائے، صحار العبدیؓ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے خون عثمانؓ کا مطالبہ کیا تھا۔ صحار العبدیؓ نے عمر فاروقؓ کے زمانے میں احنف بن قیسؓ کے ساتھ خراسان کی جہاد میں شرکت کی تھی اور احنف بن قیسؓ نے جب ہرات کو فتح کیا تو صحار العبدیؓ کو اپنا نائب بنایا۔²⁴ صحار العبدیؓ قبیلہ عبد القیس کے مشہور زبان آور خطیب تھے۔ آپؓ عثمانؓ کے ہم خیال تھے، ایک مرتبہ معاویہؓ نے ان سے پوچھا کہ بلاغت کیا ہے تو آپؓ نے فرمایا بلاغت زبان آوری ہے، معاویہؓ نے پھر پوچھا زبان آوری کیا ہے تو صحار العبدیؓ نے جواب دیا کہ نہ تو خطا ہو جائے اور نہ رک جائے۔ آپؓ مصر کی فتح میں بھی شامل ہوئے اور جب عثمانؓ شہید کیے گئے تو آپؓ نے بھی خون عثمانؓ کے قصاص لینے کا مطالبہ کیا۔ آپؓ جنگ صفین میں معاویہؓ کے ساتھ شامل ہوئے۔ بصرہ میں رہنے لگے اور 40ھ میں وہاں وفات پائی۔²⁵

ربیع بن عامرؓ:

ربیع بن عامرؓ عرب کے معزز شخص تھے۔ نجاشی شاعر نے اس کے متعلق مدحیہ اشعار بھی کہے ہیں۔ امام طبریؒ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ربیع بن عامرؓ کو مثنی بن حارثہؓ کی امداد کیلئے بھیجا تھا۔ فتوح البلدان میں سیفؓ کے حوالے سے ابو عثمانؓ اور عبادہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں، کہ ابو عبیدہؓ کے پاس عمرؓ کا خط پہنچا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ اس وقت ان کی کمان ہاشم بن عتبہؓ پر رہے تھے اور مقدمہ الحیش میں قعقاع بن عمروؓ تھا۔ اس کے ہر اول دستے میں عمیر بن مالکؓ اور ربیع بن عامرؓ تھے۔ غزوہ نہاوند میں بھی آپؓ کا ذکر آیا ہے۔ آپؓ نے اس غزوے کے امیر نعمان بن مقرنؓ کیلئے بالوں کا خیمہ بنایا تھا۔ احنف بن قیسؓ نے جب خراسان فتح کیا تو ربیع بن عامرؓ کو طحارستان کا والی مقرر کیا۔²⁶

حاتم بن نعمان الباہلیؓ:

حاتم بن نعمان الباہلیؓ 31ھ میں عبد اللہ بن عامرؓ نے آپؓ کو مرو کی طرف بھیجا۔ اہل مرو نے مسلمانوں کے ساتھ بیس لاکھ اور بعض کے مطابق دس لاکھ درہم اور دو لاکھ غلے کی بوریاں دینے پر مصالحت کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دس لاکھ درہم اور ایک لاکھ اوقیہ پر مصالحت کی اور مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ ان تمام شرائط پر اہل مرو کے ساتھ صلح ہو گئی تھی سوائے ایک گاؤں کے جس کا نام ”سنج“ ہے۔ مسلمانوں نے اسے بزور شمشیر فتح کیا۔ اور ابو عبیدہؓ کا قول ہے کہ ان شرائط میں گھروں کے استعمال کا ساز و سامان، مثلاً فرنیچر، برتن، وغیرہ سب کچھ شامل تھا۔ لیکن ان لوگوں کے پاس یہ چیزیں نہیں تھیں۔ جب یزید بن معاویہؓ والی بنا تو اس نے ان لوگوں سے اس کی قیمت وصول کی۔²⁷

عبد اللہ بن عمیر الاشجعیؓ:

عبد اللہ بن عمیر الاشجعیؓ صحابی رسول ہے ابن ابی حاتمؓ کا قول ہے کہ آپؓ کو رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ابن مندہؒ کا کہنا ہے کہ عبد اللہ بن عمیر الاشجعیؓ کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ طبرانی میں یحییٰ بن مسلمؒ و قدانؒ اور اس نے عبد اللہ بن عمیر الاشجعیؓ کے طریق سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

”کہ اگر تمام لوگ ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور کچھ لوگ بغاوت کریں اور متفق نہ ہو جائیں تو انہیں قتل کرو“²⁸

امام طبریؒ نے عبد اللہ بن عمیر الاشجعیؓ کا ذکر عمرؓ کے زمانے میں 23ھ کے واقعات میں عاصم بن عمروؓ کے ساتھ سجستان کے جنگ میں کی ہے اور لکھا ہے کہ ان دونوں کی جدوجہد سے سجستان کے علاقے فتح ہوئے۔ سجستان کا علاقہ سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور دریائے بلخ بھی اسی میں شامل تھا۔²⁹

شہاب بن مخارق تمیمیؓ:

شہاب بن مخارق قبیلہ تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ امام طبریؒ نے سولہویں صدی کے واقعات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عمرؓ کے دور خلافت میں حکم بن عمر ثعلبیؓ مکران کے مہم پر مامور تھے، شہاب بن مخارق ان کے ساتھ شریک جہاد ہوئے۔³⁰

سہل (سہیل) بن عدی خزرجی انصاریؓ:

سہل بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ خزرجی انصاری قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے، جنگ بدر میں حصہ لیا تھا۔ سہل بن عدیؓ کے دو بھائی اور بھی تھے ایک ثابت بن عدیؓ اور دوسرا عبدالرحمن بن عدیؓ تھے۔ یہ دونوں جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔ یہ تینوں بھائی بنی کریم ﷺ کے ممتاز صحابہ کرامؓ اور اسلام کے نامور مجاہد تھے۔³¹

عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان انصاریؓ:

حافظ ابو موسیٰؓ نے کہا ہے۔ کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان صحابہ کرامؓ میں سے ہے اور انہوں نے مسلمانوں اور اہل ”جی“ کے مابین صلح نامہ لکھا۔³²

محمد بن عاصمؓ نے اصفہان کے صحابہ کرامؓ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ کو اپنا نائب بنایا تھا۔ عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں آپؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو حکم دیا کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ کو اہل ”نصیبین“ کے ہاں بھیجو۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ نامور، شجاع اور ممتاز صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔³³

یہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وطن گھروں اور آرام کی زندگی قربان کی اور آج ہم ان لوگوں کی قربانیوں کے نتیجے میں اللہ کا نام لینے والے ہیں۔

حوالہ جات:

- 1 ابن الجوزی، (م-597ھ)، ”صفۃ الصفاة“، ج2، ص:118، دارالمعرف، بیروت، 2005ء
- 2 ابن الاثیر، ”اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ“، ج1، ص:96 مکتبہ المعارف بالریاض۔ س، ن
- * زاباستان: افغانستان کے شہروں بلخ اور طخارستان کے ساتھ ایک وسیع علاقہ ہے۔ جو رستم بن دستان کے دادا ”زابل“ سے منسوب ہے۔ اور غزنہ، غزنین، یا غزنی زاباستان کا ایک مشہور اور بڑا قصبہ ہے۔ معجم البلدان، ج3- ص: 125
- ** رنج افغانستان کے دار الخلافہ کابل کے اطراف میں ایک شہر کا نام ہے۔ معجم البلدان، ج3- ص: 38
- *** بست افغانیستان کے ایک شہر کا نام جو سبستان، ہرات اور غزنی کے مابین واقع ہے۔ معجم البلدان ج1- ص: 414

- 3 ابن الاثیر (م-630ھ)، ”اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ“، ج2، ص:255، دارالکتب العلمیہ، طبع اولیٰ، 1415ھ
- 4 البلاذری (م-279ھ)، ”فتوح البلدان“، ج1، ص:385 دار و مکتبۃ الہلال، بیروت، 1988ء
- 5 ابن الاثیر (م-630ھ)، ”اکامل فی التاریخ“، ج3، ص:89، طبعۃ الاولیٰ 1417ھ 1997ء دارالکتب العربیہ بیروت لبنان، ”اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ“، ص:255 طبع اولیٰ دارالکتب العلمیہ 1415ھ
- 6 ابن حجر العسقلانی (م-852ھ)، ”الاصابہ فی تمییز الصحابہ“، ج3، ص:465
- 7 ابن الاثیر، ”اکامل فی التاریخ“، مذکور، ج2، ص:423
- 8 الزرکلی، ”اعلام“، مذکور، ج3، ص:248
- 9 ابن الاثیر، ”اکامل فی التاریخ“، مذکور، ج5، ص:186 الزرکلی، مذکور، ج5، ص:277
- 10 ابن الاثیر، ”اسد الغابہ“، مذکور، ج5، ص:55 طبع اولیٰ دارالکتب العلمیہ 1415ھ 1994ء
- 11 ابن حجر العسقلانی (م-852ھ)، ”الاصابہ فی تمییز الصحابہ“، ج5، ص:569، دارالکتب العلمیہ بیروت، 1415ھ
- 12 ابن الاثیر، ”اکامل فی التاریخ“، مذکور، ج5، ص:186 الزرکلی، مذکور، ج5، ص:277
- 13 الزرکلی، ”اعلام“، مذکور، ج4، ص:73
- 14 البلاذری، ”فتوح البلدان“، مذکور، ج1، ص:390
- 15 ابن الاثیر، ”اکامل فی التاریخ“، ج2، ص:423
- 16 ابن جریر الطبری (م-310ھ)، ”تاریخ الرسل والملوک“، ص:ص:369 (م-369ھ) ج4، ص:139 طبعہ
- ثانیہ 1387ھ دار التراث بیروت
- 17 ابن حجر العسقلانی (م-852ھ)، ”الاصابہ فی تمییز الصحابہ“، ج4، ص:19، دارالکتب العلمیہ بیروت،
- 18 1415ھ ابن عبد البر، ”الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب“، (م-463ھ)، ج3، ص:872 طبعہ اولیٰ 1412ھ
- 1992ء دارالجلیل بیروت
- 19 الزرکلی، ”اعلام“، مذکور، ج4، ص:73
- 20 ایضاً ج2، ص:154

* سرخس: خراسان کے اطراف، نیشاپور اور مرو کے درمیان میں ایک وسیع اور قدیم شہر ہے۔ اسے ”زعار“ نامی شخص نے کیاؤس کے زمانے میں تعمیر کر کے یہ نام رکھا پھر ذوالقرنین اسکندر نے اس کے عمارت کو مضبوط کر لیا۔ فرس نے کہا ہے کہ کیاؤس نے ”سرخس بن خودرز“ کو زمین کا ایک ٹکڑا دیا تھا جس پر اس نے یہ شہر

- بسا یا جو اس کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ چوتھی اقلیم میں ہے اور طول 33 درجہ اور لمبائی 36 درجہ ہے۔ پانی
کیاب ہے اور کنوؤں کا پانی زیر استعمال ہے۔ معجم البلدان 3-208
- ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج 1، ص: 664 21
- ابن الاثیر (م-630ھ)، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، ج 1، ص: 599 طبع اول دارالکتب العلمیہ، 1415ھ 22
- ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج 3، ص: 321 23
- ابن سعد، "الطبقات الکبریٰ"، مذکور، ج 7، ص: 60، 1410ھ 1990ء دارالکتب العلمیہ، بیروت 24
- الزرکلی، "اعلام"، مذکور، ج 3، ص: 201 25
- ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج 2، ص: 378 26
- البلاذری، "فتوح البلدان"، مذکور، ج 1، ص: 392 27
- ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج 4، ص: 171 28
- ابن جریر الطبری (م-310ھ)، "تاریخ الرسل والملوک"، صلۃ ابن سعد قرطبی "تاریخ الطبری" 29
- (م-369ھ) ج 4، ص: 94 طبعہ ثانیہ 1387ھ دارالتراث بیروت۔
- * شہاب بن مخرق تمیمی بھی ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو افغانستان میں آئے تھے اور اس خطے کو اسلام کی
روشنی سے منور کیا۔ شہاب بن مخرق عمر کے دور میں خراسان آئے لیکن آپ کے زندگی کے بارے میں مفصل
حالات نہ ملنے کی وہ سے اس چند سطروں پر اکتفاء کیا گیا۔
- ابن الاثیر، "الکامل فی التاریخ"، مذکور، ج 2، ص: 424 ابن جریر طبری، مذکور، ج 4، ص: 181 30
- ابن الاثیر، "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ"، مذکور، ج 2، ص: 578 31
- ایضاً ج 3، ص: 195 دارالفکر بیروت 1409ھ 1989ء 32
- ابن حجر العسقلانی، "الاصابہ فی تمییز الصحابہ"، مذکور، ج 4، ص: 135 33